85469 ـ لڑكى كا شادى چھوڑ كر ميڈيكل كى تعليم مكمل كرنا

سوال

ميں ميڈيكل كالج ميں فسٹ ائير كى طالبہ ہوں، اور ميرا ايك ديندار اور بااخلاق لڑكے سے رشتہ طے ہوا ہے ميں بھى اس رشتہ پر موافق ہوں، ليكن ميرے ليے مشكل يہ آيا شادى كى سوچ ترك كر كے تعليم مكمل كروں، يا پہلے شادى كروں، ليكن اس نے وعدہ كيا ہے كہ وہ جلد شادى كر كے اس كى تعليم مكمل كرنے ميں معاونت كريگا، تو كيا ميں جلد شادى كر لوں يا كہ مؤخر كر دوں، اور كيا اگر شادى ہو گئى تو ميں تعليم مكمل كر سكوں گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اصل ميں استطاعت و قدرت ركھنے والے كے ليے شادى جلد كرنى چاہيے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اے نوجوانوں كى جماعت تم ميں سے جو بھى شادى كى استطاعت ركھتا ہے وہ شادى كرے، كيونكہ يہ نظروں كو نيچا كر ديتى ہے، اور شرمگاہ كى حفاظت كرتى ہے، اور جو كوئى استطاعت نہيں ركھتا تو وہ روزے ركھے، كيونكہ اس كے ليے ڈھال ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (5065) صحيح مسلم حديث نمبر (1400).

خاص كر اس دور ميں جس ميں فتنہ و فساد اور فحاشى بہت زيادہ پھيل چكى ہے.

اور يہ بھى كہ ابھى تو آپ فرسٹ ائير كى طالبہ ہيں اس كا معنى يہ ہوا كہ ابھى طويل انتظار كرنا ہو گا، اور يہ چيز طالب علم يا طالبہ كے ليے صحيح نہيں اس ميں عموما اس كى مصلحت نہيں ہے، اور نہ ہى خاص كر جن كى منگنى ہو چكى ہو ان كى كوئى مصلحت ہے.

چنانچہ جس كے ليے بيس برس كى عمر ميں شادى كا امكان ہو تو اسے اس عمر سے مؤخر كرنے ميں كوئى مصلحت نہيں كہ اسے پچيس برس كى عمر تك مؤخر كيا جائے، اور اس پر مستزاد يہ كہ يہ منگنى كا عرصہ بھى طويل ہو جائيگا جو قابل ستائش نہيں؛ كيونكہ اس ميں منگيتر كا آپس ميں ايك دوسرے سے تعلق قائم ہو جاتا ہے، اور اگر يہ فرض بھى كر ليا جائے كہ ان ميں اختلاط اور ميل جول اور خلوت نہ بھى ہو تو ان كے دل ميں ايك دوسرے كى محبت ضرور ہوگى جس كى بنا پر كچھ بھى ہو سكتا ہے.

اس لیے یہ علم ہونا چاہیے کہ جسے خدشہ ہو کہ وہ کسی حرام کام میں پڑ جائیگا تو اس کے لیے شادی واجب ہو جاتی ہے چاہے وہ زیر تعلیم ہو اور اس کے پاس مالی قدرت ہو تو تعارض کے وقت وہ شادی ہی کرے، اس میں مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں.

دوم:

شادی کے بعد تعلیم مکمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آیا تعلیم اور گھریلو کام کاج کو اکٹھا سرانجام دینا ممکن ہے یا نہیں ؟

یہ چیز اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے یعنی جس طرح کا شخص ہو گا اس طرح کا حکم، اور ضروریات کے اعتبار سے بھی مختلف ہو سکتا ہے، اور اسی طرح تعلیم کی نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے، اور پھر بچوں کا ہونا اور نہ ہونا بھی مد نظر رکھا جائیگا، مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے، اور کچھ لوگوں کے لیے یہ ممکن نہیں بلکہ وہ ایسا کرنے سے عاجز ہوتے ہیں.

اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ استخارہ بھی کریں اور مشورہ بھی اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر خیر و بھلائی کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .